ببر علی انیسؔ

(1802 – 1874)

میر ببر علی نام،انیسؔ تخلص تھا۔فیض آباد میں پیدا ہوئے۔انیسؔ کے اجداد دہلی کے رہنے والے تھے۔اُن کے پر دادا میر غلام حسین ضاحکؔ دہلی کی تباہی کے بعد اپنے بیٹے میر حسنؔ کے ساتھ دہلی چھوڑ کر فیض آباد چلے آئے تھے۔

میر انیسؔ کا مطالعہ وسیع تھا۔عربی اور فارسی میں اچھی دستگاہ رکھنے کے ساتھ ساتھ وہ اُن تمام علوم سے خاطر خواہ واقف تھے جو اس زمانے میں رائج تھے۔قرآن و حدیث،عروض،منطق،فلسفہ،طب،رمل وغیرہ سب میں انھوں نے اچھی استعداد بہم پہنچائی تھی۔اِن کے علاوہ وہ فنِ سپہ گری اور فنِ شہ سواری سے بھی بہ خوبی واقف تھے۔

انیسؔ ایک قادرالکلام شاعر اور ماہر فن کار تھے۔زبان پر انھیں بے پناہ قدرت حاصل تھی۔لفظوں کے انتخاب اور استعمال میں ان کا کوئی جواب نہیں تھا۔وہ ایک بات کو کئی کئی ڈھنگ سے ادا کرنے میں ماہر تھے۔مرثیے کے علاوہ رباعی کی صنف میں بھی انیسؔ نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی تھی۔

© NCERT not to be republished

(1)

گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

—— انیسؔ

مشق

لفظ و معنی:

معدن	:	کان
کوہ	:	پہاڑ
دشت	:	جنگل
جا	:	جگہ

غور کرنے کی بات:

- اس رباعی میں انیسؔ نے باغ، صحرا، جنگل، پہاڑ اور دریا کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جدھر دیکھیے اللہ کی قدرت نظر آتی ہے۔ انسان حیران ہے کہ وہ اپنی دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھے۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ ’’گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں‘‘ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

© NCERT not to be republished

2۔ قدرت کے جلووں کی کثرت نے شاعر پر کیا اثر ڈالا ہے؟

عملی کام:

- اس رباعی میں کچھ ایسے الفاظ آئے ہیں جن کے درمیان 'وَ' کا استعمال ہوا ہے جیسے 'معدن وکوہ'۔ دولفظوں کے اس طرح ملانے والے حرف 'وَ' کو حرفِ عطف کہتے ہیں۔ آپ ایسی پانچ تراکیب لکھیے جن میں حرف عطف کا استعمال کیا گیا ہو۔

501 2CH24

(2)

رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے
وہ دل میں فروتنی کو جا دیتا ہے
کرتے ہیں تہی مغز ثنا آپ اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے

—— انیسؔ

مشق

لفظ ومعنی:

رتبہ	:	درجہ
فروتنی	:	عاجزی، انکساری
تہی مغز	:	خالی دماغ، احمق

© NCERT not to be republished

ثنا	:	تعریف
ظرف	:	برتن
صدا	:	آواز

غور کرنے کی بات:

- دنیا میں انسان فطرتاً کئی طرح کے ہوتے ہیں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو بڑے اور اچھے کام کرنے کے بعد اپنی تعریف بیان کرنا پسند نہیں کرتے۔ ایسے لوگ بہت اعلیٰ ظرف کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ذرا سا کام کرنے کے بعد اپنی تعریف بیان کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ وہ یہ خواہش کرتے ہیں کہ دوسرے بھی ان کے اس کام کو سراہیں۔ ایسے لوگ کم ظرف کہلاتے ہیں۔ ان کی مثال بالکل اس خالی برتن کی ہے جو ذرا سی ٹھیس سے بج اٹھتا ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ دل میں فروتنی کو جا دینے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ شاعر خالی ظرف کی صدا سے کیا سمجھانا چاہتا ہے؟

عملی کام:

- اس رباعی کو زبانی یاد کیجیے۔

© NCERT not to be republished

تلوک چند محرومؔ

(1887 – 1966)

تلوک چند نام، محرومؔ تخلص گجرانوالا میں پیدا ہوئے۔ تلوک چند محرومؔ کی زندگی کا بڑا حصہ درس و تدریس میں گزرا۔ محرومؔ نے اقبالؔ اور سرورؔ جہان آبادی کے کلام سے متاثر ہو کر نظمیں لکھیں۔ بیشتر نظمیں مناظر فطرت، حب الوطنی اور قومی اور سیاسی موضوعات پر ہیں۔ بچّوں کی ذہنی تربیت کے لیے محرومؔ نے متعدد نظمیں لکھی ہیں۔

محرومؔ نے نظموں کے ساتھ ساتھ غزلیں بھی کہی ہیں اور رباعیاں بھی۔ محرومؔ صوفیانہ مزاج رکھتے تھے۔ ان کے کلام میں عارفانہ مضامین، انسان دوستی، مذہب و اخلاق اور ہندو مسلم اتحاد جیسے موضوعات ملتے ہیں۔

ان کا پہلا مجموعہ ''کلام محرومؔ'' کے عنوان سے 1916 میں شائع ہوا۔ بعد میں ''گنجِ معانی''، ''کاروانِ وطن''، ''رُباعیاتِ محرومؔ'' اور ''نیرنگِ معانی'' وغیرہ شائع ہوئے۔

© NCERT not to be republished

(1)

فطرت کی دی ہوئی مسرت کھو کر
اوروں کو نہ کر ملول، غمگیں ہو کر
یہ عمر بہرحال گزر جائے گی
ہنس ہنس کر اِسے گزار یا رو رو کر

—— تلوک چند محرومؔ

مشق

لفظ و معنی:

مسرت	:	خوشی
ملول	:	اُداس، رنجیدہ
فطرت	:	قدرت، نیچر

غور کرنے کی بات:

- اس رباعی میں شاعر نے یہ پیغام دیا ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے ہمیں فیض حاصل کرنا چاہیے۔
- اس رباعی کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ زندگی کا سفر کسی نہ کسی طرح طے ہو جاتا ہے اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اسے ہنس کر گزار دیں یا رو کر۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ اس رباعی میں شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟

© NCERT not to be republished

2۔ اس رباعی میں کون کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

عملی کام:

- اس رباعی کو بلند آواز سے پڑھیے اور زبانی یاد کیجیے۔

S012CH26

(2)

مذہب کی زباں پر ہے نکوئی کا پیام
حسنِ عمل اور راست گوئی کا پیام
مذہب کے نام پر لڑائی کیسی
مذہب دیتا ہے صلح جوئی کا پیام

—— تلوک چند محرومؔ

مشق

لفظ و معنی:

نکوئی	:	نیکی
راست گوئی	:	سچ بولنا
صلح جوئی	:	باہمی میل جول اور امن سے زندگی گزارنے کی کوشش
حُسنِ عمل	:	اچھے کام

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات:

- اس رباعی میں باہمی میل جول اور امن کے ساتھ زندگی گزارنے کا پیغام دیا گیا ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ شاعر نے اس رباعی میں مذہب کے کس پیغام کا ذکر کیا ہے؟

2۔ حُسن عمل اور راست گوئی سے کیا مُراد ہے؟

عملی کام:

- نیچے دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیے۔

راست گوئی   لڑائی   نکوئی

© NCERT not to be republished

فراقؔ گورکھپوری

(1896 – 1982)

رگھوپتی سہائے فراقؔ گورکھپور (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ گھر میں شعروشاعری کا چرچا عام تھا۔ ان کے والد منشی گورکھ پرشاد عبرتؔ بھی مشہور شاعر تھے۔ فراقؔ نے تعلیم الٰہ آباد میں حاصل کی اور اردو اور فارسی کے علاوہ انگریزی میں بھی اعلیٰ لیاقت حاصل کی۔ بعد میں انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہو گئے۔ کچھ مدت تک جواہر لعل نہرو کے ساتھ کام کیا۔ جیل بھی گئے۔ انگریزی میں ایم۔ اے کرنے کے بعد الٰہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد ہو گئے۔ یہیں سے 1959 میں ریٹائر ہوئے۔

فراق گورکھپوری کے کلام کے کئی مجموعے شائع ہوئے۔ ان میں ''روحِ کائنات''، ''رمز و کنایات''، ''غزلستان''، ''شبنمستان'' اور ''گلِ نغمہ'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کی رباعیوں کا مجموعہ ''روپ'' بھی بہت مشہور ہے۔ اردو میں تاثراتی تنقید کے علمبرداروں میں فراق کا نام لیا جاتا ہے۔ ان کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ ''اندازے'' اور ان کی کتاب ''اردو کی عشقیہ شاعری'' بہت اہمیت رکھتی ہے۔

شاعری میں فراقؔ کی غزل اور ان کی رباعی کا انداز سب سے الگ ہے۔ انھوں نے رباعی کی صنف کو ہندوستانی ثقافت کا ترجمان بنا دیا۔

© NCERT not to be republished

(1)

اک حلقۂ زنجیر تو زنجیر نہیں
اک نقطۂ تصویر تو تصویر نہیں
تقدیر تو قوموں کی ہوا کرتی ہے
اک شخص کی قسمت کوئی تقدیر نہیں

____ فراؔق گورکھپوری

S012CH27

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ ومعنی:

حلقہ : گھیرا، دائرہ

غور کرنے کی بات:

- اس رباعی میں شاعر فرد کے بدلے قوم کی تقدیر بنانے کی بات کر رہا ہے۔ اور قوم کی تقدیر اسی وقت بن سکتی ہے جب سب لوگ مل کر کوشش کریں۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ شاعر کس طرح کی تقدیر میں یقین رکھتا ہے؟ اس رباعی کی روشنی میں جواب دیجیے۔

عملی کام:

- اس رباعی میں تقدیر اور قسمت دو ہم معنی الفاظ استعمال ہوئے ہیں انھیں ''مترادف الفاظ'' کہتے ہیں، اسی طرح پانچ ہم معنی الفاظ لکھیے۔

(2)

ہر عیب سے مانا کہ جدا ہوجائے
کیا ہے اگر انسان خدا ہوجائے
شاعر کا تو بس کام یہ ہے ہر دل میں
کچھ دردِ حیات اور سِوا ہوجائے

— فراقؔ گورکھپوری

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی:

عیب	:	خرابی، برائی، نقص
حیات	:	زندگی
سِوا	:	زیادہ

غور کرنے کی بات:

- اس رباعی میں شاعر نے ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کی بات کہی ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ انسان کا خدا ہوجانے سے کیا مطلب ہے؟

2۔ ''کچھ دردِ حیات اور سوا ہو جائے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

عملی کام:

- دردِحیات میں اضافت کا استعمال ہوا ہے، آپ اسی طرح اضافت والے پانچ الفاظ لکھیے۔

© NCERT
not to be republished

آؤ مل جل کر
بنائیں ایک بہتر دنیا

نرمالیہ چکروتی، کالج آف آرٹ، نئی دہلی

© NCERT not to be republished